رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۵ | ۲۶۔ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء | دو شنبہ | مطابق ۹۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۸ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ جولائی خطبہ جمعہ میں اپنی جماعت کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ اور احباب قادیان کو خاص طور پر مخاطب فرمایا۔

۲۴ جولائی سے مدرسہ ہائی اور مدرسہ احمدیہ دو ماہ کی موسمی تعطیلات کے لئے بند ہو گئے اور طلبا اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے ہیں۔

عام طور پر ابر گھرا رہتا ہے۔ اور کسی وقت بوندا باندی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن تا حال موسم برسات اپنی پوری شان میں نظر نہیں آتا۔

... کو خوب بارش ہوئی تھی۔

ایک سکھ سردار صاحب حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور خلیفۃ المسیح ثانی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے پہلے بھی دو عریضے برائے قبولیت بیعت ارسال خدمت کئے ہیں۔ مگر ابتک خاکسار جواب سے محروم رہا ہے۔ اس واسطے بطور یاد دہانی حضور والا کی خدمت میں عرض گذار ہوں مجھے بواپسی ڈاک مطلع فرما کر مستفیض فرما دیں۔

میں ضلع امرتسر موضع جہیاری کا رہنے والا ہوں میں بنات خود سنہ ۱۹۱۶ء میں جبکہ دہلی تعلیم پایا کرتا تھا مشرف باسلام ہوا۔ اس سے پہلے میرا مذہب سکھ تھا۔ اور پنجاب چیفس بک صفحہ ۵۸ پر میرا نام درج ہے۔ ہمارا خاندان مہاراجہ نار سنگھ کا ہے۔ جو سکھوں کے عہد حکومت میں جہیاری اور ضلع سیالکوٹ و امرتسر کے علاقہ پر حکمران تھا۔

گذشتہ موسم سرما میں جبکہ میں دہلی تھا۔ مکرمی مولوی عمر الدین صاحب سے شرف ملاقات حاصل ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق واقفیت حاصل ہوئی۔ حضور کی ہی کشش نے تھوڑے عرصہ کے اندر اس خاکسار کو اپنی طرف کھینچا۔ امید واثق ہے کہ حضور پُر نور بواپسی ڈاک مطلع فرما کر مشکور فرمائینگے۔ سب احمدی بھائیوں کو سلام عرض کرتا ہوں۔

خاکسار سردار نظام الدین۔

مدراس میں زخمی ہونیوالا احمدی مبلغ

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس عاجز کے متعلق ناجز سے احمدی دوستوں کو سخت فکر و پریشانی ہے بہت

خطوط مختلف مقامات سے آگئے ہیں۔ اور چونکہ میرے قیام کا میرے ہمدردوں کو پتہ نہیں۔ اس لئے ان کے تار و خطوط گشت لگاتے ہوئے میرے پاس دیر سے آتے ہیں۔ ہر وقت ان کو جواب ملنے سے دوبارہ خطوط لکھتے ہیں۔

مہربانی فرماکر بذریعہ اخبار الفضل میرے ہمدردوں اور غمخواروں کو اطلاع دے دیں۔ کہ یہ خادم خدا کے فضل سے بہت اچھا ہے۔ مگر زخم مندمل ہو رہا ہے۔ کسی قدر باقی ہے۔ لیکن تبلیغی خدمت کے انجام دینے میں مانع نہیں۔ ان دنوں میں سکندرآباد میں جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے یہاں مقیم ہوں۔ مدراس میں میرے محترم بزرگ جناب حکیم محمد سعید صاحب چودہر اور مولوی سلطان محمود صاحب مرحوم کے خاندان کے لوگوں نے اور دوسرے احمدی بھائیوں نے میرے ساتھ بہت محبت و ہمدردی کا سلوک کیا۔ اور میری خدمت کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سکندرآباد میں خلوص مجسم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور جناب شیخ فضل کریم صاحب مہتمم خزانہ عامرہ۔ جناب سید بشارت احمد صاحب۔ حضرت مولانا مولوی محمد سعید صاحب اور جناب سیٹھ محمد غوث صاحب و دیگر بھائیوں نے میری اس قدر خدمت کی۔ اور محبت کا اظہار کیا کہ وہ خون جو کثیر مقدار میں مدراس کی سرزمین نے پیا تھا۔ بطور بدل ما یتحلل جلد پیدا ہو گیا۔ میں ان سب دوستوں احمدی بزرگوں کا اور اسی طرح ان تمام ہمدردوں اور غمخواروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے بذریعہ تار و خطوط دعا ہمدردی کا اظہار کیا۔ میرے احباب جو بیقرار ہو کر مجھے دیکھنے کو آنا چاہتے ہیں وہ تکلیف نہ کریں۔ اور نہ زیادہ رنج کا اظہار کریں۔ احمدیت ہم لوگوں سے تازہ خون چاہتی ہے۔ دیکھئے وہ کون خوش قسمت ہے۔ جو اس کی مقدس قربان گاہ پر رنگین تحفہ پیش کرتا ہے۔ میرا خون شاید اسقدر شوخ اور خوش رنگ نہیں تھا۔ کہ جسے یہ قربان گاہ قبول کر سکے۔ اس لئے میرے پھیکے خون کو دیکھ کر چھوڑ دیا۔

ہر زمانے قتیل تازہ بخواست
غازۂ روئے او دم شہداست

خاکسار خلیل احمد
الہ دین بلڈنگ سکندرآباد دکن

مسٹر ظفر علی کے متعلق غیر احمدی فاضل کی رائے

ایک معزز اور قابل وکیل صاحب کی طرف سے مجھے ایک خط موصول ہوا ہے۔ جو میں اخبار میں درج کرتا ہوں اسکے پڑھنے سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ غیر احمدی مسٹر ظفر علیخان کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کے اخبار کی کیا وقعت ہے۔ والسلام۔ رحیم بخش ایم اے

السلام علیکم۔ آپ کا پوسٹ کارڈ موصول ہوا مفصل خط کا ہنوز انتظار ہے۔ میں لاہور گیا تھا۔ آج وہاں سے واپس آیا ہوں۔

قیام لاہور میں اخبار زمیندار میری نظر سے گذرا۔ آپ میرے خیالات سے واقف ہیں۔ گو میں احمدی فرقے سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ لیکن ایک شریف اور معزز شخصیت پر جسے اہل اسلام کا ایک معتدبہ فرقہ اپنا پیشوا اور امام تسلیم کرتا ہے۔ ایسے قابل نفرت حملوں کو کوئی بھی خوددار آدمی برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے نہایت قلق ہوا۔ کہ زمیندار باوجود عامہ مسلمین کی رائے کی نمائندگی کے ادعا کے اس ذلت تک آگیا ہے۔ اور ایسے غیر مہذب اور ناشائستہ طریق سے آبروریزی کرنے میں مولانا گرگٹ کو کچھ تامل نہیں۔ میرے دیگر احباب بھی جو فرقہ احمدیہ کے عقائد سے متفق نہیں اور نہ مرزا صاحب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں۔ میری طرح ظفر علیخان کی اس حرکت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو ان طریقوں سے ظفر علی خان صاحب عام جہلاء میں اپنا وہی اقتدار حاصل کرلیں۔ جو سادہ لوح مسلمین ان کی گندم نما جو فروشی کے فریب میں آکر کچھ عرصہ قبل دے چکے تھے۔ لیکن کوئی اہل الرائے انکی سوقیانہ اخبار نویسی کو قوم و ملک کے لئے مفید خیال نہ کریگا۔ مجھے حیرت ہوتی ہے۔ کہ انسان محض اپنی نفسانیت کے لئے مختلف وسائل اختیار کرتا ہوا سفاہت اور رذالت کی بدترین حرکات پر آجاتا ہے۔ خدا مسلمانوں پر رحم کرے۔ کہ اب تک ایسے اشخاص کے عام تزویر سے آگاہ نہ ہو سکے۔ حضرت رسا فرماتے ہیں ؎

عارضی جوش جنوں ہے ابھی دیوانوں میں
پھر بستے ہیں جو کہ آباد کے ویرانوں میں

ایک میرے دوست نے کہا تھا کہ پاگل کتے کے کاٹے کا اثر دماغ کو مختل کر رہا ہے۔ خدا جانے اس میں کہاں تک سچائی ہے بظاہر تو کچھ غلط معلوم نہیں دیتا۔

امید ہے احمدی اصحاب اس گستاخی پر اس سے ضرور داجب سو اخذ کرینگے۔ گو مرزا صاحب کی جانب سے نہ بھی ہو۔ اور وہ اس دریا دلی سے جو ایسے اصحاب میں منجانب اللہ پیدا ہوتی ہے۔ مخالفین کی ان سفیہانہ حرکات سے چشم پوشی ہی کریں۔

اخبار احمدیہ

امتحانات میں پاس ہونیوالے احمدی قاضی عبدالحمید صاحب بی اے۔ پسر ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امرتسری ایل۔ ایل۔ بی میں اور عطاء اللہ صاحب امرتسر ایف اے میں۔ اور ڈاکٹر نور محمد صاحب لدھیانوی الہ آباد یونیورسٹی سے ایم۔ بی۔ بی کے امتحانوں میں پاس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

سلطانپور علاقہ ریاست کپورتھلہ میں جلسہ منشی عبدالخالق صاحب پٹواری بر مجیت پور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سلطان پور علاقہ کپورتھلہ میں ۳۱ر جولائی کو جلسہ احمدیہ ہو گا۔ جسمیں قادیان سے مبلغین جائینگے۔ احباب علاقہ کپورتھلہ و جالندھر اس جلسہ میں شامل ہوں۔

درخواست دعا جناب مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری دس یوم سے سخت بیمار ہیں۔ انکی صحت کیلئے دعا کی جائے (علی احمد (ایم اے) بھاگلپور) (۲) ہمارے تین چار مقدمات ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد لاہور) (۳) عاجز کی اہلیہ سخت بیمار ہے۔ احباب دعا کریں (شاہ نواز مدرس) (۴) بندہ کی لڑکی برص سے بیمار ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا کریں (حسین بخش پٹواری ضلع انکپور) (۵) میری اہلیہ دورہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (عبدالکریم شاہجہانپور)

نماز جنازہ میاں سعد اللہ صاحب یورپین گارڈ ننگے دم بیرا لالہ موسیٰ فوت ہو گئے۔ انا للہ (خدا بخش لالہ موسیٰ) (۲) چودھری خوشی محمد صاحب سانپ کے ڈسنے سے فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سکرٹری انجمن احمدیہ لنگہ ضلع گجرات۔ احباب نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۶ جولائی ۱۹۲۰ء

پیام کی ہزلیات

نمبر ۲ ؎

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اپنے مضمون "معاہدہ ٹرکی" میں جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"جماعت احمدیہ کے نزدیک ہمارے سلطان ملک معظم جارج خامس فرمانروائے حکومت برطانیہ ہیں۔ اور خلیفہ وقت حضرت مسیح موعود کا صحیح جانشین یعنی یہ عاجز۔ مگر باوجود اسکے جماعت احمدیہ اس وقت جبکہ برطانیہ کے مفاد اور اس کی عزت کے خلاف کوئی امر نہ ہو۔ ترکوں کی سلطنت سے ہر طرح ہمدردی رکھتی ہے۔"

اسپر کوڑ مغز ایڈیٹر پیغام نے جو دُر افشانی کی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے کہ:۔

"کوئی سمجھے خلافت ان کے نام عرش معلیٰ پر رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ کہ اب ان کے مقابل کوئی کسی قسم کا بھی خلیفہ کہلانے کا مستحق نہیں۔"

آپ (حضرت امام جماعت احمدیہ) کی محولہ بالا عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ سلطان المعظم جارج پنجم کی خلافت کے قائل ہیں۔ اور اسی لئے آپ نے سلطنت برطانیہ کے مفاد اور اس کی عزت کو ترکوں کے مفاد اور ان کی عزت پر مقدم رکھا ہے۔"

اور اسپر حاشیہ چڑھایا ہے۔

"لعنت ہے ایسی مسلمانی اور بے غیرتی پر۔"

مگر ہم جناب ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے ذہنی ناحقی سے یا تو اصل بات کو سمجھا ہی نہیں یا اگر سمجھا ہے۔ تو جان بوجھکر غلط بیانی سے کام لیا ہے

مسئلہ خلافت اور جماعت احمدیہ

اس عبارت میں "کسی قسم کی خلافت" اور کسی کی خلافت کی بحث نہیں کیگئی۔ بلکہ صرف جماعت احمدیہ کی پوزیشن اور اس کا عقیدہ بتایا گیا ہے۔ جس کے بتانے کی ضرورت اسلئے پیش آئی۔ کہ ترکی خلافت کا سوال اُٹھانے والوں کا چونکہ یہ دعویٰ ہے کہ تمام مسلمان ترکوں کی خلافت کے قائل ہیں۔ اس لئے ترکوں کی حیثیت میں کسی قسم کا فرق آنا تمام مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت ہوگی۔ چنانچہ احمدی کہلانے والے لیکن دراصل احمدیت سے علیحدہ ہو جانیوالے بدقسمتوں کے نام نہاد امیر مولوی محمد علی صاحب نے بھی یہی کہا۔ چونکہ اس سے جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی اس لئے اصل حقیقت کا اظہار کیا گیا۔ اور صاف طور پر بتا دیا گیا۔ کہ اگر ترکوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کی بنیاد اس امر پر رکھی گئی۔ کہ ان کا بادشاہ روحانی یا مادی طور پر تمام مسلمانوں کا خلیفہ ہے۔ تو جماعت احمدیہ شریک ہونے سے معذور ہوگی۔ کیونکہ ہندوستان میں بسنے والے احمدیوں کے بادشاہ شہنشاہ معظم جارج خامس ہیں۔ اور روحانی خلیفہ وہ ہے جسے جماعت احمدیہ کے کثیر حصہ نے اپنا روحانی پیشوا تسلیم کیا ہے۔

اس صاف اور سیدھی بات پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ کیا اسمیں کوئی شک ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنا بادشاہ اسی کو سمجھتی ہے۔ جس کی سلطنت میں رہتی ہے یا اسمیں کوئی کلام ہے۔ کہ جماعت احمدیہ روحانی پیشوا حضرت خلیفہ ثانی کو مانتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کے متعلق بے ہودہ سرائی کیسی ہاں اگر یہ کہا جاتا۔ کہ دنیا کے لئے جارج خامس بادشاہ ہیں اور ہر فرقہ اور مذہب کے روحانی امام و پیشوا خلیفہ ثانی ہیں۔ تو اس سے انکار کیا جا سکتا تھا۔ مگر یہاں تو یہ سوال ہی نہیں سوال صرف جماعت احمدیہ کا تہا۔

خلافت کی قبا کوئی اُتار نہیں سکتا

باقی رہا یہ کہنا خلافت آپکے نام رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ جو انعامات خدا کی طرف سے خاص طور پر ملتے ہیں وہ رجسٹرڈ ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ چھینے نہیں جاتے ایسے ہی انعامات میں سے خلافت کی قبا ہے۔ کہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پہنائی جاتی ہے۔ اس سے کوئی اتاری نہیں جا سکتی۔ خواہ ساری دنیا ہی زور لگا لے۔ پس ہمارے نزدیک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خلافت کسی انجمن کی صدارت نہیں۔ کہ جب ممبروں نے چاہا۔ صدر بنا لیا۔ اور جب چاہا الگ کر دیا۔ یا حالات بدلتے دیکھ کر صدر صاحب کو خود ہی مستعفی ہونا پڑا۔ بلکہ یہ ایسی ہی خلافت ہے جیسی کہ پہلے نبیوں کے بعد ہوتی رہی ہے۔ اس لئے اگرچہ پیغام نے تعریضاً لکھا ہے۔ لیکن یہ بالکل صحیح اور درست ہے۔ کہ "خلافت ان (حضرت خلیفہ ثانی) کے نام عرش معلیٰ پر رجسٹرڈ ہو چکی ہے"!

مولوی محمد علی کے نزدیک خلافت کی حقیقت

مولوی محمد علی صاحب نے خلافت ٹرکی کے متعلق اپنی تحریر و تقریر میں جسقدر گل فشانیاں کی ہیں۔ وہ اگرچہ ساری کی ساری نہایت عجیب و غریب ہیں۔ لیکن اسوقت ان میں سے صرف ایک پیش کی جاتی ہے۔ جس سے ٹھوکر کھا کر پیغام نے خلافت کے رجسٹرڈ ہونے کا جہالت آمیز طعن کیا ہے۔ ناظرین پڑہیں اور مولوی صاحب کے علم و عقل کی داد دیں۔

ہمیں ناظرین کرام کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ ابتداً جب خلافت ٹرکی کی تحریک شروع ہوئی۔ تو مولوی محمد علی صاحب اس کی تائید اور حمایت میں ایک طرف تو اس قدر بڑھ گئے۔ کہ اُسے آیۃ استخلاف کے ماتحت "خلافت ملکی" کہکر "خلافت منصوصہ موعودہ" قرار دیدیا۔ جس کا مطلب یہ ہُوا۔ کہ لیستخلفنھم کے وعدہ کے مطابق خدا تعالیٰ سلطان ٹرکی کو مسلمانوں کے لئے خلیفہ بناتا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس "ملکی خلافت" کی پیچیدگیوں کو سلجھانے کے لئے یہ ارشاد فرمایا کہ:۔

"تخت حکومت پر ایک فاسق و فاجر بھی بیٹھ سکتا ہے"۔

اور پھر اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ یہ بھی کہدیا کہ:۔

"اگر آج تمام دنیا کے مسلمان بالاتفاق سلطان ٹرکی کو خلافت سے معزول کر دیں۔ تو یہ ان کا اختیار ہے۔ مگر کوئی دوسری بیرونی طاقت اس خلافت

؎ اس سلسلہ کے پہلے مضمون کا نمبر غلطی سے ۲ چھپ گیا۔

سے انکو برطرف کرے یہ مسلمانوں کے اُمور مذہبی میں دست اندازی ہے " (پیغام ۲۵ - جنوری سنہ ۲۰ء)

گویا مولوی محمد علی صاحب کا یہ مذہب ہے - کہ وہ "خلافت ملکی" جو آیت استخلاف کے خدائی وعدہ لیستخلفنهم - کہ "میں انکو خلیفہ بناؤں گا" کے رُو سے خلافت منصوصہ موعودہ ہے - خدا تعالے یہ خلافت ایک فاسق و فاجر کو بھی دیدیتا ہے - اور پھر خدا تعالے کی دی ہوئی اس خلافت کو تمام دنیا کے مسلمان اتفاق کر کے چھین سکتے ہیں -

اول تو مولوی محمد علی صاحب کے علم وعقل کی پردہ دری اسی سے ہوجاتی ہے - کہ وہ خدا تعالے کو آیت استخلاف کے رُو سے فاسق و فاجر کو خلیفہ بنانیوالا قرار دیتے ہیں - حالانکہ قطع نظر اس سے کہ اس قدر جرأت - بیجا کا ارتکاب کوئی ہوشمند انسان نہیں کر سکتا - آیت استخلاف ہی اس کی تردید کر رہی ہے - اور صاف طور پر بتا رہی ہے - وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في الارض - کہ تم میں سے ان لوگوں کو زمین میں خلیفہ بنایا جائیگا - جو ایماندار ہونگے - اور اچھے عمل کرینگے -

پس جبکہ خدا تعالیٰ صاف اور کھلے طور پر بتا رہا ہے اور آیت استخلاف میں ہی بتا رہا ہے - کہ اس وعدہ کے مطابق جو خلیفہ ہونگے - وہ ایماندار اور عمل صالح کرنیوالے ہونگے - تو مولوی محمد علی صاحب کا تخت حکومت پر بیٹھے ہوئے فاسق و فاجر کو اس آیت کے ماتحت خلیفہ قرار دینا کتنی بڑی جرأت اور خدا تعالے کی ذات پاک پر کیسا ناپاک حملہ ہے کیا کوئی مسلمان اور ایماندار مسلمان اسطرح کر سکتا ہے -

دوم - اس سے بڑھ کر حیرت انگیز بات مولوی محمد علی صاحب کی یہ ہے - کہ فرماتے ہیں - سُلطان ٹرکی کو تمام مسلمان اتفاق رائے سے خلافت سے معزول کر سکتے ہیں جس کا صاف مطلب ہے - کہ ان کے نزدیک آیت استخلاف کے ماتحت خدا تعالےٰ نے جو خلافت سُلطان ٹرکی کو دی ہے - اسے مسلمان اس سے چھین سکتے ہیں -

عقل مند اور سمجھدار اصحاب خدا تعالے کے اس دین (کہ فاسق و فاجر کو منصب خلافت دینا) اور مسلمانوں کی اس سینہ زوری (کہ خدا کی دی ہوئی خلافت کو چھین لینا) کو ملاحظ فرماویں - اور مولوی محمد علی صاحب کی اس رائے پر لعنتوں کی بوچھاڑ کریں -

اس قسم کی خلافت جو ایک فاسق و فاجر کو بھی مل سکتی ہو - اور جسے مسلمان ایکا کر کے چھین بھی سکتے ہوں - بیشک ایسی خلافت ہے - کہ جس کے گلے پڑی ہو اُسے ہر وقت کھٹکا لگا ہے - کہ آج گئی یا کل - لیکن وہ خلافت جو آیت استخلاف کے مطابق ایمانداروں اور عمل صالح کرنیوالوں کو خدا تعالے کی طرف سے عطا ہوتی ہے - اُسے تمام مسلمان کیا تمام دنیا بھی نہیں چھین سکتی - اور حضرت خلیفہ ثانی کی ایسی ہی خلافت ہے - ہماری سمجھ میں تو یہی نہیں آتا - کہ وہ مُسلمان ہی کیسے ہونگے - جو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی خلافت کو چھین لینگے - ایسے لوگوں کو مسلمان کہنا ایسی ہی جہالت ہے جیسی فاسق و فاجر کو خلافت مل جانے کا اعتقاد رکھنا -

سلطنت برطانیہ اور سلطنت ٹرکی

پیغام کو یہ بہت ناگوار گذرا ہے کہ ترکوں کے مقابلہ میں سلطنت برطانیہ کا مفاد کیوں چاہا گیا ہے اور اس نے اپنی نادانی سے تف کہکر اس کو بے غیرتی قرار دیدیا ہے -

کاش اس جہالت کے پتلے کو اتنا ہی معلوم ہوتا کہ خدا تعالیٰ کا وہ برگزیدہ انسان جسکو کم از کم مجدد ماننے کا مولوی محمد علی اور انکی دام اُفتادہ کو دعوےٰ ہے اور جسکو راستباز سمجھنے کا تا حال ادعا کیا جاتا رہا ہے اس نے ترکوں کے مقابلہ میں سلطنت برطانیہ کی کتنی قدر کی ہے اور اسکے احسانات کے باعث اسکے مفاد کو کس طرح مقدم رکھا ہے -

حضرت مسیح موعود نے گورنمنٹ انگریزی اور سلطنت ٹرکی کا مقابلہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ :-

"میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکر گذاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے - جسکے زیر سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کارروائی کر رہا ہوں - ترکی سلطنت آج کل تاریکی سے بھری ہوئی اور وہی شامت اعمال بھگت رہی ہے "

اسی ایک حوالہ سے ظاہر ہے - کہ حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کو آپ کے اس ارشاد کے ماتحت سلطنت برطانیہ اور سلطنت ٹرکی میں سے کس کو ترجیح دینی چاہیئے - ہاں اگر حالات بدل گئے ہوں - ترکی سلطنت تاریکی سے بھری ہوئی ہونے کی بجائے روشنی سے پُر ہو گئی ہو - شامت اعمال بھگتنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے انعامات کی وارث بن رہی ہو - تو پھر اس پر کسی سلطنت کو ترجیح نہیں دی جا سکتی - لیکن جب تک ایسا نہ ہو - اسوقت تک ان ترجیح دینے والوں پر تف ہے - جو مسیح موعود کے ماننے کا دعویٰ تو کرتے ہیں - لیکن آپ کی تحریر و تقریر قول و فعل کی کوئی پروا نہیں کرتے ہمارے نزدیک تو مسیح موعود کی تقلید اسی میں ہے - کہ جس سلطنت میں اس آسمانی دعوت اور خدائی پیغام کی تبلیغ کی جا سکے - جو مسیح موعود لائے - ایک مبلغ ایک داعی الی اللہ کے لئے لازمی ہے - کہ اس کا شکر گذار ہو - اور برخلاف اسکے جس ملک میں خدا کی آواز کو پہنچانے کے لئے دروازے بند ہوں - وہ خواہ کسی کا ملک ہو - ایک داعی الی اللہ کبھی اس کو پہلے پر ترجیح نہیں دے سکتا - پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ترکوں کے مقابلہ میں گورنمنٹ انگریزی کے لئے شکر گذاری اور اطاعت شعاری کا اظہار فرمایا ہے - اسی طرح آپ کا خلف الصدق آپ کا جانشین بھی آپ کے نقش قدم پر چلتا ہوا گورنمنٹ انگلیشیہ کے مفاد کو کسی دوسری حکومت کے مفاد پر ترجیح نہیں دیتا *

مولوی محمد علی ٹرکی کے مفاد اور عزت کے لئے کیا کر رہے ہیں -

لیکن ہم پوچھتے ہیں - اگر مولوی محمد علی اور ان کے ساتھی سلطنت ٹرکی کے مفاد اور عزت کو گورنمنٹ انگلشیہ کے مفاد اور عزت پر مقدم رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں - اور یہ ان کا دعویٰ منافقانہ نہیں بلکہ سچا ہے - تو کیا اس کے لئے انہوں نے کچھ کیا بھی ہے - ہم نے تو اس کے متعلق خاص طور پر دریافت بھی کیا تھا - لیکن نہ تو مولوی محمد علی نے کوئی جواب دیا ہے - اور نہ ایڈیٹر پیغام بولا ہے - البتہ ۱۱ جولائی کے پیغام میں ایک بے سر و پا مراسلت شائع ہوئی ہے - جسمیں ہمارے سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ :-

"ایڈیٹر صاحب (الفضل) بوجہ اپنی قساوت قلبی کے حضرت امیر کے خلاف گورنمنٹ برطانیہ کو اکسانا چاہتے ہیں "

ہمیں غیر مبایعین کی اس بزدلی پر سخت حیرت ہوتی ہے کہ دعوے کرتے اور شیخی بگھارتے وقت تو آگا پیچھا کچھ نہیں دیکھتے

لیکن جب کہا جاتا ہے۔ کہ اپنے عمل سے اس دعوی کو ثابت کر کے دکھاؤ۔ تو بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ بھلا یہ پوچھنا کہ۔ یہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی خلافت ٹرکی کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ "قساوت قلبی" سے گورنمنٹ کو کیونکر اکسانا ہے۔ معاملات ٹرکی کے سلسلہ میں مولوی محمد علی صاحب جو کچھ کہہ اور لکھ چکے ہیں۔ اُسے پورا کر کے کیوں نہیں دکھاتے۔ اور ان کے عقیدہ کے رو سے اس وقت جو فرض ان پر عائد ہوتا ہے۔ اُسے کیوں ادا نہیں کرتے۔ کیا انہوں نے وفد خلافت میں شامل ہو کر حضور وائسرائے کو یہ نہیں کہا تھا۔ کہ اگر ٹرکی کے متعلق فیصلہ ہماری منشا کے مطابق نہ کیا گیا۔ تو ہم تعلقات وفاداری منقطع کر دینگے اگر کہا تھا۔ تو اب اپنے منشاء کے خلاف ٹرکی کا فیصلہ ہونے پر کیوں اسپر عمل نہیں کرتے۔ پھر کیا انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ مقامات مقدسہ اگر ٹرکی کے اقتدار سے نکال لئے گئے۔ اور ٹرکی کو خارجی پابندیوں میں جکڑا گیا تو عیسائی سلطنتوں کا اسلام پر حملہ اور دینی معاملات میں صریح مداخلت ہوگی۔ اگر کہا ہے۔ تو اب جبکہ ان کے نزدیک اسلام پر حملہ اور دینی معاملات میں صریح مداخلت ہو گئی ہے تو کیا ان کے لئے یہی مناسب ہے۔ کہ شملہ کی ٹھنڈی ہوا کھاتے پھریں۔ اور کچھ کر کے دکھانا تو الگ ایک جھنجی کوڑی بھی خلافت فنڈ میں نہ دیں۔ بلکہ ایک لفظ بھی اس کے متعلق نہ فرمائیں۔ تف ہے ایسی جرأت پر جو بعد میں اس درجہ ذلیل کرائے اور لعنت ہو ایسی امارت پر۔ جو وقت پر کام نہ آئے۔

مولوی محمد علی صاحب کے اس طرز عمل سے کس طرح سمجھ لیا جائے۔ کہ وہ اور اُن کے ساتھی ٹرکی کے مفاد اور اسکی عزت کو گورنمنٹ انگلشیہ کے مفاد اور عزت سے مقدم سمجھتے ہیں ہاں اگر خفیہ خفیہ کچھ کیا جا رہا ہو۔ تو الگ بات ہے۔ جس سے جب تک پردہ نہ اٹھے۔ اسوقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیا ہم اُمید رکھیں۔ کہ ایڈیٹر پیغام اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ مولوی محمد علی اور ان کے ساتھی ٹرکی کے مفاد اور عزت کو گورنمنٹ انگلشیہ کے مفاد اور عزت سے مقدم قرار دیتے ہیں۔ کوئی ثبوت پیش کریگا۔ اور اگر کوئی خفیہ اور پردہ میں کارروائی ہو رہی ہے تو اس کا پتہ بتائیگا۔ اگر نہیں تو اسے ہم پر اعتراض کرتے ہوئے شرم کرنا چاہیئے ۔

گورنمنٹ سے تعلقات قطع کرنیکی پہلی منزل کے متعلق کچھ

مسٹر شوکت علی سکرٹری مرکزی خلافت کمیٹی نے اخبارات میں اعلان شایع کرایا ہے کہ گورنمنٹ سے تعلقات قطع کرنے کی پہلی منزل حسب ذیل حصوں پر مشتمل ہے۔

(۱) تمام خطابات واعزاز اور اعزازی عہدے واپس کر دئے جائیں ۔

(۲) قانون پیشہ اصحاب اپنا پیشہ ترک کر دیں۔ ثالثی اور پنچایت سے آپس کے تنازعے فیصل ہوا کریں ۔

(۳) سرکاری قرضوں میں شرکت نہ کی جائے۔

(۴) اپنے بچے سرکاری مدارس میں نہ بھیجے جائیں ۔

(۵) اصلاح شدہ کونسلوں سے علیحدگی اختیار کی جائے۔

(۶) سرکاری پارٹیوں اور جلسوں میں شریک نہ ہونا چاہیئے۔

(۷) کوئی سول یا فوجی منصب عراق میں نہ قبول کریں فوج میں خود کو پیش کر دینے سے انکار کر دو۔ خاص کر ترکی علاقوں میں خدمات ادا کرنے سے جن کا اب سابق عہود کی خلاف ورزی میں انتظام کیا جا رہا ہے۔

(۸) سودیشی کو پُر زور طریق پر جاری رکھو۔

دیکھئے ان تجاویز پر کتنے مسلمان عمل کرتے ہیں۔ اور کس قدر ہندو ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ اگرچہ ان سب امور کے متعلق کچھ نہ کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم صرف چند ایک کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں۔

شرط چہارم کی پابندی شاید اسلئے ضروری قرار دیگئی ہو کہ چونکہ مسلم یونیورسٹی کامل اختیارات کے ساتھ بننے والی ہے اسکے ماتحت جا بجا سکول کھل جائینگے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ان کے لئے لڑکے مہیا کئے جائیں۔ اور اس کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ سرکاری مدارس میں لڑکے بھیجنا ابھی سے بند کر دئے جائیں۔ یا اگر یہ بات مد نظر نہیں۔ تو غالباً مسلمانوں کو آیندہ پڑھنے لکھنے اور دنیا میں رہنے کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں یا یہ کہ ترک اتحاد عمل کر کے انشاء اللہ سب کے سب پڑھے عالم ہو جائینگے۔

فوج اور سول کے عہدوں سے انکار کر دینے والی شرط کی بھی بہت اچھی طرح پابندی ہو گی۔ اگر قیاس استقرائی نتیجہ خیز ہو سکتا ہے۔ تو اس کی کامیابی میں شک نہیں۔ کیونکہ عراق عرب میں مسلمان فوجیوں نے جو کچھ کیا ہے۔ اسپر تو عرصہ گذر چکا ہے۔ اب تحریک خلافت کے بعد جب سے فوجیوں کے متعلق گورنمنٹ کو دھمکیاں دیجا رہی ہیں۔ مسلمان سرکاری افواج میں داخل نہیں ہوئے۔ قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے میں انہوں نے حصہ نہیں لیا۔ خدا پرست نہیں" قوم پرست" ترکوں سے نبرد آزمائی ہندوستانی مسلمان نہیں کر رہے ہے۔ ایسی حالت میں اس شرط کی پابندی کرنے میں کون شک کر سکتا ہے۔

سرکاری قرضوں میں شرکت نہ کرنے کی جو شرط ہے اسپر جس سختی کے ساتھ پابندی کی جا سکتی ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ حال میں گورنمنٹ نے سرکاری قرضہ کا جو اعلان کیا ہے۔ اسپر صرف پانچ اور چھ جولائی کی درخواستوں کی رقم چھ کروڑ اڑتالیس لاکھ انیس ہزار تک پہنچ گئی اور سات جولائی تک دس کروڑ چھ لاکھ ۸۷ ہزار چار سو پچاس ہو گئی ہے۔ اور نہایت سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ اس رفتار قرضہ کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں مرکزی خلافت کمیٹی کی شرط نمبر ۳ پر عمل کرنے کی پوری پوری تیاری نظر نہیں آتی۔ اور اس کی مزید تصدیق اس امر سے بھی ہوتی ہے۔ کہ اگر ایک طرف مرکزی خلافت کمیٹی کی یہ شرط ایک آدھ سطر میں خط خفی شایع کی گئی ہے۔ تو دوسری طرف ان ہی اخباروں میں پورے صفحے پر نہایت ہی جلی الفاظ میں گورنمنٹ کو قرضہ دینے کا اشتہار بھی شایع ہو چکا ہے۔ ان اخبارات میں سے اپنے اپنے رنگ میں خاص طور پر قابل ذکر "زمیندار" مسٹر ظفر علی کا اور "بندے ماترم" لالہ لاجپت رائے کا ہے۔ مسٹر ظفر علی جن کا دعویٰ ہے کہ خلافت ٹرکی کے لئے اگر اُسے جان بھی دینا پڑیگی۔ تو دے دیگا۔ انہوں نے چند پیسوں کی خاطر مرکزی خلافت کمیٹی کی صریح منشاء کے خلاف لمبا چوڑا اشتہار شایع کر دیا اور لالہ لاجپت رائے جنہوں نے پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے خاص اجلاس منعقدہ ۴۔ جولائی میں بڑے زور و شور کے ساتھ یہ "نتیجہ" کرایا کہ اہل پنجاب اس قرضہ میں جو گورنمنٹ جاری کرنیوالی ہے۔ حصہ نہ لیں۔ اور اس کو ۶ر جولائی کے بندے ماترم میں شایع بھی کیا گیا۔ لیکن ۷۔ جولائی کے ہی بندے ماترم میں پورے صفحہ پر اسی قرضہ

میں حصہ لینے کا اشتہار شایع کیا گیا۔

ایک شرط "سودیشی کو پُرزور طریق پر جاری" رکھنے کے متعلق ہے۔ یہ غالباً بدیشی مال کو بائیکاٹ کرنے کی بجائے رکھی ہے۔ اگر اس کا یہی مطلب ہے۔ تو اس کے بارآور ہونے میں بھی کوئی شک نہیں کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ اخبار بندے ماترم کے بیان کردہ حسب ذیل واقع سے ظاہر ہے۔ جو "دیسی چھتریاں" کے عنوان سے اپنے ۱۱ر جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"ایک صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ میں ایک دن انارکلی میں چھتری خریدنے گیا۔ ایک سودیشی سٹور میں جاکر دریافت کیا کہ دیسی چھتری ہے۔ مالک دوکان نے جواب دیا کہ چھتریاں دیسی نہیں بنتیں۔ جو ایسا کہتے ہیں۔ وہ دھوکا دیتے ہیں۔ اس پر ایک انگریز نے جو دوکان پر کوئی چیز خرید رہا تھا۔ طنزاً کہا اگر اس قسم کی دیسی چھتریاں نہیں بنا سکتے۔ تو بھوج پتر کی چھتریاں استعمال کیا کرو۔ وہ صاحب لکھتے ہیں کہ جو دکھ اس بات سے میرے دل پر ہوا ناقابل بیان ہے۔ میں باہر چلا آیا۔ ایک اور دوکان پر چھتری تلاش کی۔ دوکاندار نے کہا کہ یہ دیسی ہے۔ مگر اس پر "Made in Japan" لکھا تھا۔ غرضکہ میں سارے گھوم گھما کر پھرتا ہوا واپس آ گیا۔"

ایک طرف ان حالات اور واقعات کو رکھ کر اور دوسری طرف مرکزی خلافت کمیٹی کے شرائط کو رکھ کر بآسانی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ ان پر کہاں تک عمل کیا جائیگا ۔

سفر حج اور مولوی ثناء اللہ

سیدنا حضرت مسیح موعود کے معترضین غور کریں

غیر احمدیوں کی طرف سے جنہیں مولوی ثناء اللہ بھی شامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ اعتراض نہایت بلند آہنگی سے کیا جایا کرتا ہے کہ آپ نے حج کیوں نہیں کیا۔ اس کے متعلق خود حضرت اقدس اور نیز ہم غلامان احمد کی طرف سے بارہا جواب دیا گیا اور دیا جاتا ہے۔ مگر وہ جواب زیادہ موثر ہے جو مولوی ثناء اللہ ہی کی زبان قلم سے نکلا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:۔

"فریضہ حج کے لئے صرف استطاعت سفر کی شرط ہے۔ جس کے معنے ہیں جسمانی طاقت۔ آمدورفت کا خرچ اور رستہ کا بے خطر ہونا۔"

(زمیندار ۱۰ر جولائی)

اب دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کیا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لئے حج کا راستہ بے خطر تھا۔ ہرگز نہیں۔ ہمیشہ سے کہا جاتا تھا۔ اور اب بھی کہدیا جاتا ہے۔ کہ مکہ میں جاتے تو زندہ نہ آتے۔ پس اس شدید مخالفت میں حج کے لئے جانا اور ان لوگوں میں جانا جو جان کے دشمن ہیں۔ خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف تھا۔ پس جو لوگ حضرت مسیح موعود پر حج نہ کرنے کا اعتراض کیا کرتے ہیں۔ وہ مولوی ثناء اللہ کے یہ الفاظ نوٹ کرلیں۔ کہ حج کے لئے راستہ کا پُرامن ہونا شرط ہے۔ اور چونکہ حضرت اقدس کے لئے راستہ پُرامن نہ تھا۔ اسلئے آپ پر حج فرض نہ تھا ۔

زمیندار کی ملاحیاں

اُردو کی ایک ابتدائی کتاب میں پیرایہ نظم لکھا ہے۔ کہ ایک کمہار کا لڑکا جو آبائی کام کرتے ہوئے گالیوں میں بہت مشاق ہو گیا تھا۔ اس کی جب گوشمالی کی گئی تو وہ تمام خرمستیاں بھول گیا۔ مگر معلوم ہوتا ہے مسٹر ظفر علی کی آب و گل میں اس کلال زادہ کی نسبت گالیوں کا خمیر زیادہ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ جب یہ کسی کو گالیاں دیتے دیتے حد سے بڑھ جاتا ہے۔ اور کسی کا آہنی پنجہ اس کی رُوح کو سلب کرکے اس سے پہاڑ کی چوٹیوں پر سجدہ کرالیتا ہے تو کچھ دن تک یہ غش کی حالت میں رہکر پھر جوش دشنام دہی سے بھر جاتا ہوا اور جو سب سے پہلے اسکے سامنے آتا ہے۔ اُسے گالیاں دینے لگ جاتا ہے۔ کبھی یہ شخص سیاسی میدان میں آتا ہے۔ اور کبھی سیاست کو دُور از کار کہکر مذہب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ مگر جدھر جاتا ہے اسکی خوئے بد کبھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اب اس نے پھر اپنے گذشتہ دستور العمل کے مطابق ہماری طرف جھوٹی باتیں منسوب کرکے عوام میں غلط فہمی پھیلانے کی کوشش شروع کردی ہے۔ چنانچہ ۱۷ر جولائی کے زمیندار میں اس نے ایک نہایت ناپاک نظم ہمارے امام کے متعلق شایع کرنے کے لئے ایک فرضی واقعہ یہ گھڑا ہے۔ کہ گویا ہماری طرف سے یہ مشہور کیا گیا۔ کہ مولوی عطاء اللہ امرتسری قید ہو گیا ہے عطاء اللہ غریب کی حقیقت ہی کیا ہے۔ کہ اس کے لئے ہمیں افواہیں پھیلانے کی ضرورت پیش آئی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ ہماری طرف سے عطاء اللہ کے قید ہونے کی افواہ اُڑائی گئی یہ محض ظفر علی کے دماغ کا اختراع اور ہمیں گالیاں دینے کا ایک بہانہ ہے۔

مسٹر ظفر علی کے رویہ کے متعلق

مولوی ثناء اللہ کی رائے

مسٹر ظفر علی کی بد اخلاقی اور بدتہذیبی اس درجہ ترقی کر گئی ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ جیسا انسان بھی ان کے متعلق اپنے ۱۷ر جولائی کے پرچہ میں حسب ذیل رائے ظاہر کرنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ:۔

"اخبار زمیندار کے اڈیٹر مولوی ظفر علیخان کی ہم کو بھی شکایت ہے۔ کہ وہ خلیفۂ قادیان کے حق میں ادب سے نہیں بولتے ہیں۔ کبھی ان کو موسیو (فرنچ زبان میں بمعنی مسٹر) بولتے ہیں۔ کبھی مسٹر محمود کہتے ہیں۔"

مسٹر ظفر علی کو اندازہ لگا لینا چاہیئے۔ کہ ہمارے متعلق وہ جس بدتہذیبی سے خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ اس پر جب مولوی ثناء اللہ اظہار ناپسندیدگی کر رہے ہیں تو متین اور سنجیدہ اصحاب کس قدر نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہونگے۔

آج ہی کے اخبار میں کسی دوسری جگہ ہم ایک معزز غیر احمدی صاحب کا خط درج کر رہے ہیں۔ اس سے بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ سنجیدہ اور متین اصحاب کی نگاہ میں مسٹر ظفر علی کی پایۂ تہذیب سے گری ہوئی تحریریں کیا وقعت اور حیثیت رکھتی ہے۔

خطبۂ جمعہ

عبد اللہ بنو

از سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۶؍ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کسی چیز کی ضرورت تب کم ہوتی ہے جب وہ مل جائے

چونکہ آج وقت میں دیر ہوگئی ہے۔ اس لئے میں مختصر الفاظ میں خطبہ کا مضمون بیان کرتا ہوں۔ مگر اس اختصار سے مضمون کو مختصر خیال نہ کرو۔ گو میں نے بار بار اس مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مگر بار بار دُہرانا کسی چیز کی اہمیت کو کم کرتا ہے نہ ضرورت کم ہوتی ہے۔ بلکہ ضرورت کم اسی وقت ہوتی ہے۔ جب ضرورت پوری ہو جائے۔ محض علاج کرنے سے دوا کی ضرورت کم نہیں ہوتی۔ اگر پچاس دفعہ دوائی پلانی پڑے۔ تو اسکی ضرورت اور اہمیت کم نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ مرض دُور ہو جائے۔ جب بیماری دور ہو گی۔ تو دوائی کی ضرورت بھی کم ہو گی ۔

وہ بات جو بار بار یاد دلانے کے باوجود اتنی ہی اہم ہے جتنی پہلے تھی

میں جس مضمون کے متعلق توجہ دلاتا ہوں۔ اس کی ضرورت بھی کم نہیں ہوئی۔ وہ ایسی اہم بات ہے۔ کہ ایک مسلم کے اولین فرضوں میں سے ہے۔ وہ ضرورت کیا ہے؟ یہی ضرورت ہے جسکے پورا کرنیکے لئے انسان پیدا کیا گیا۔ جیساکہ فرمایا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ انسان اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ عبد بنے مگر عبد بننے کے لئے یہی کافی نہیں کہ وہ نماز پڑھے۔ روزہ رکھے۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ خود بھی عبد بنے۔ اور دوسروں کو بھی عبد بنائے۔ تب عبد اللہ بن سکتا ہے۔ غور کرو ایک بادشاہ کے ملک میں باغی چڑھے آرہے ہوں۔ اور اس کے دار الخلافہ کی طرف دمبدم بڑھ رہے ہوں۔ اسوقت رعایا کے لوگ وفد بناکر بادشاہ کے پاس بھیجیں۔ اور اس کو اطمینان دلائیں۔ کہ ہم حضور کے وفادار ہیں مگر بیٹھے رہیں تمام اپنے گھر میں۔ کیا بادشاہ ایسی رعایا کو وفادار یقین کرسکتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ یہی کہیگا کہ یہ تمام باغی ہیں۔ اور دشمن سے سازباز رکھتے ہیں۔

عبد کے معنے

پس اسی طرح اللہ کے عبد کے یہ معنے نہیں کہ خود ہی عبادت کرے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ دوسروں کو بھی حلقہ عبودیت میں لائے۔ اگر غیروں کی شرارت کو دیکھ کر یہ نہیں چاہتا۔ کہ ان سے شرارت چھڑائے۔ اور سازش کرنیوالوں کے خلاف انگلی بھی نہ ہلائے تو یہ جھوٹا عبد ہو گا۔ پس انسانی پیدائش میں یہی غرض ہے کہ ایک انسان دوسرے گمراہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔

بار بار اس امر پر توجہ دلائی جاتی ہے مگر ہزاروں احمدی ایسے ہونگے۔ جنکے ذریعہ اب تک ایک بھی احمدی نہوا ہو گا۔ اگر خدا کے دربار کے باغیوں کو وفاداری کی طرف نہیں بلاتے اگر فتنہ پردازوں کا فتنہ دور کرنے کی سعی نہیں کرتے۔ تو ہمیں حق نہیں۔ کہ ہم کہیں کہ ہم عبد ہیں۔ کیونکہ جب تک عملی طور پر وفاداری کا ثبوت نہ دیا جائے۔ اسوقت تک وفاداری کا دعویٰ صرف منہ کا دعوےٰ ہے۔ بادشاہ کے ساتھ فریب ہے یا اپنے نفس سے فریب ہے۔ یا دنیا کو فریب دیا جاتا ہے۔

یہ زمانہ تبلیغ کا زمانہ ہے

میں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسموقعہ کو ضایع نہ کریں۔ جبوقت بارش ہوتی ہے تو بارش کے بعد زمین نرم ہو جاتی ہے۔ دانا زمیندار اسپر ہل چلاتا ہے لیکن اگر وہ اسوقت کو یونہی گذر جانے دے۔ تو اس کے لئے بجز افسوس کے اور کچھ نہیں۔ انبیاء و مرسلین کے زمانے روحانی بارشوں کے زمانے ہوتے ہیں جنکے بعد دلوں کی زمینیں نرم کی جاتی ہیں اور قبولیت کیلئے دل تیار کئے جاتے ہیں ۔

دو قسم کی زمینیں ہوتی ہیں۔ ایک نرم دوسرے سنگلاخ جو زمینیں مٹی کی ہوتی ہیں۔ وہ بارش سے نرم ہو جاتی ہیں۔ اور دوسری وہ ہوتی ہیں۔ جو پتھریلی ہوتی ہیں۔ پتھر پر خواہ پچاس بارشیں ہوں وہ پتھر ہی رہتا ہے۔ پس جو زمین نرم اور طین ہوتی ہے۔ بارش اسکو نرم کرتی ہے۔ اور جو پتھر ہوتے ہیں انکے لئے زلزلے آتے ہیں۔ اور انکو آگ کے ذریعہ پگھلایا جاتا ہے۔ اور چور چور کر دیا جاتا ہے۔ دونوں کے لئے خدا کے مرسلین آنے میں سامان ہدایت ہوتے ہیں۔ پہلوں کے لئے خدا کی وحی اور کلام جس سے نرم دل فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کے لئے عذاب اور زلزلے۔ اسوقت یہ دونوں باتیں حاصل ہیں۔ ہم میں ایک خدا کا نبی آیا۔ اس لئے ہمارا زمانہ ایک نبی کا زمانہ ہے۔ جبکہ دلوں کی زمینیں نرم کی گئی ہیں۔ اور پھر خدائی عذابوں نے بھی پتھر دلوں کو نرم کر دیا ہے۔ ایسے وقت میں ہی جو نفع حاصل کیا جائے۔ وہی حاصل ہو سکتا ہے اور اگر اسوقت کو یونہی چھوڑ دیا تو وہی حال ہو گا۔ جیساکہ جب زمین سخت ہو جاتی ہے۔ تو اسپر ہل ٹوٹ جاتا ہے پس ہمیں اس زمانہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اسوقت بیج بونا چاہیئے۔ تاکہ ایک اللہ کے پرستار پیدا ہوں۔ اگر یہ موقع نکل گیا۔ تو ہم خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ قادیان میں ایسے لوگ ہیں۔ جو ابھی تک سلسلہ سے الگ ہیں۔ اور قادیان کے تین تین چار چار میل اردگرد اس قسم کے دیہات ہیں۔ جہاں اسوقت تک ایک بھی احمدی نہیں۔ اور بعض اس قسم کی جگہیں ہیں۔ جہاں احمدی ہیں تو سہی۔ مگر وہ احمدی برائے نام ہیں۔ وہ اسیطرح دنیا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ انکی اصلاح بھی ضروری ہے ۔

ہمارے تین کام

پس اس وقت ہمارے سامنے تین کام ہیں۔ (۱) وہ لوگ جو برائے نام جماعت میں ہیں مگر در حقیقت جماعت میں نہیں۔ انکی اصلاح (۲) وہ لوگ جو اسلام کو قبول کئے ہوئے ہیں مگر تا حال انہوں نے اپنے زمانہ کے نبی کی شناخت نہیں کی۔ انکو اس نبی کے حلقہ اطاعت میں لانا۔ (۳) انکے علاوہ وہ لوگ جو ہمیشہ سے اسلام کو گالیاں دیتے ہیں۔ انکو اسلام کی طرف لانا۔ ان تینوں کی اصلاح کا یہی زمانہ ہے۔ اور انکی اصلاح کے خدا نے سامان پیدا کئے ہوئے ہیں۔ بد عملی اور قساوت قلبی کے دور کرنے کے لئے عذاب بھی خدا کی طرف سے موجود ہیں۔ اور خدا کا کلام لوگوں کے اطمینان کے لئے موجود ہے۔ اور خدا کی طرف سے دلائل کی بارش بھی ہو گئی ہے اس سے بہتر زمانہ کونسا ہو سکتا ہے۔ پس وقت کی قدر کرو۔ اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وقت گذر جائے اور تمہیں علم بھی نہ ہو۔ کیونکہ اگر وقت گذر گیا۔ تو تمام کوششیں بیکار ہونگی ۔ اللہ تعالیٰ اپنے راہ میں سعی کی توفیق

نامۂ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ ۔ ۱۵ جون ۱۹۲۰ء)

ہائڈ پارک میں وعظ ایک اور نو مسلم

احمدیت انگلش پریس میں

ولایت کے ایک مشہور رسالہ British Empire Union برٹش ایمپائر یونین نے مولوی فتح محمد سیال کا ایک مضمون زیر عنوان:۔ The Union of East and West. "اتحاد مشرق و مغرب" اپنے جون نمبر میں شایع کیا ہے۔ اس مضمون میں مولوی صاحب موصوف نے لکھا ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ اب محض انگریزوں کی حکومت نہیں۔ بلکہ اس میں ہندو مسلمان مصری حبشی۔ مغربی و مشرقی سب شامل ہیں۔ اور اس سلطنت کی پالیسی اب ایسی ہونی چاہئیے۔ کہ جس سے مشرق و مغرب میں اتحاد ہو۔ اور اس سلطنت کے باشندے یہ سمجھ لیں۔ کہ سلطنت برطانیہ کے مفاد مشرقی یا مغربی مفاد نہیں۔ بلکہ برطانوی مفاد و اغراض وہی ہیں۔ جن کا تقاضا انسانیت کرتی ہے سلطنت کے ارباب حل و عقد کا یہ مصالحانہ رویہ سلسلہ عالیہ احمدیہ جیسی پیغام صلح دینے والی تحریکات کو تقویت دیگا۔ اور انگلستان و ہندوستان کے مابین ایک مستقل رابطۂ اتحاد قائم کر دیگا۔

اسی رسالہ میں مولوی صاحب کا ایک مضمون جو اس مضمون کا دوسرا نمبر ہے۔ آیندہ ماہ انشاء اللہ شایع ہو گا۔

ہائڈ پارک میں وعظ

سلسلہ احمدیہ	The Ahmadia Movement.
سرچشمہ برکت ہے وہ اللہ العالمین جس نے حضرت نبی احمدؑ کو مبعوث کر کے پیشگوئیوں کے مطابق بنی نوع انسان کی ضرورت شاقہ کو پورا کیا ہے با برکت ہیں وہ انسان جو اس صداقت کو قبول کریں استفسارات پتہ ذیل پر ۴ سٹار سٹریٹ ایجویر روڈ۔ لنڈن ڈبلیو	Blessed is Allah the Lord of the Universe, who has raised the Prophet Ahmad in the East as fore-told at the crying need of humanity, blessed are those who accept the truth. Enquiries invited. 4 Star St: Edgeware Road. London. W.

محولہ بالا عبارت اس بورڈ سے نقل کی گئی ہے۔ جو لنڈن کی مشہور سیر گاہ ہائڈ پارک کے دروازہ پر تبلیغ احمدیت کی غرض سے مولوی قاضی عبداللہ بی اے۔ بی۔ ٹی نے تیار کرایا تھا۔ اور جسے اب مبلغین احمدیت پیغام حق کو انگریز مرد و عورتوں تک پہنچانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے نہایت عمدگی کے ساتھ اس بشارت کا اعلان کرتے ہیں۔ جو مسیح موعود کے ذریعہ دنیا کو ملی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت فوراً لوگوں کو احمدی واعظ کے گرد لا جمع کرتی ہے۔ اور انسان کو خدا بنانے کا وعظ کرنیوالے مقررین کے نقصان پر احمدی مبلغ کے سامعین کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ گذشتہ اتوار کو جلسہ وعظ برابر پانچ گھنٹہ تک جاری رہا اور احمدی مبلغ نے مسیح موعود کے پیش کردہ اسلام کا پیغام انگریز مرد و عورتوں کی جماعت کثیر کو پہنچایا۔ تقریروں کے بعد سوالات و جوابات کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ اور احمدی لٹریچر لوگوں نے خود درخواست کر کے شوق سے لیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ٭

اخویم اگسٹو کی تقریر

۱۳ ماہ جون کی شام کو احمدیہ لیکچر روم میں اخویم محمد عبداللہ اگسٹو سیکرٹری مجلس انجمن احمدیہ لیگوس کی تقریر Islam in Nigeria "اسلام نائجیریا میں" کے مضمون پر ہوئی۔ قابل مقرر نے نہایت عمدگی سے بتایا کہ اسلام پہلے پہل مصر سے براستہ سوڈان شمالی نائجیریا میں پہنچا۔ اور وہاں سے بعد میں جنوبی نائجیریا میں دین فطرت کی اشاعت ہوئی۔ نائجیریا کا سابق مذہب بت پرستی تھا۔ اور اگر میں یہ کہوں کہ نائجیریا میں اسلام کی اشاعت بعینہٖ ہندوستان میں اشاعت کے مشابہ ہے۔ تو بجا ہے۔ اس کے بعد اخویم موصوف نے بت پرستوں کی رسومات بد اور نو مسلموں کو تکالیف دینے کا ذکر کیا۔ اور ہندوستان کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح ہند میں گائے مقدس سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح نائجیریا کے بت پرست مینڈھے کو مقدس سمجھتے ہیں۔ اور نائجیریا کا پانی ان کے نزدیک ایسا ہی پوتر ہے۔ جیسا کہ ہندو کے نزدیک گنگا جل ہے۔

اشاعت اسلام کے دلچسپ واقعات سنانے کے بعد اس مضمون کی آخری منزل میں ہمارے پیارے بھائی نے سلسلہ احمدیہ کا ذکر کیا۔ اور وہ تمام حالات سنائے۔ جن کا ذکر میں کبھی پہلے خط میں کر چکا ہوں۔ آپ نے بڑے جوش سے کہا کہ مسلمان عیسائی ہو رہے تھے۔ اور تعلیم یافتہ لوگ مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت سے بیزار ہو کر اسلام سے بیزار تھے۔ کہ رحمت حق احمدیت کی صورت میں پہنچی اور پیاسی روحوں نے اس آسمان سے وقت پر اترنے والے پانی کے جام کو بصد حرص منہ سے لگایا اور خدا کے فضل سے باوجود شیوخ و چشم کوتاہ اندیش رسم پرست لوگوں کی مخالفت کے احمدیت نائجیریا میں ترقی کر رہی ہے۔ اور انشاء اللہ ترقی کریگی۔

اخویم زبیر کی تقریر

جماعت نائجیریا کے ایک اور قابل عزت مخلص نوجوان مسٹر زبیر نام اپنے مسیحی چچا کے ساتھ امریکہ بغرض تجارت جاتے ہوئے لنڈن میں مقیم ہیں۔ وہ بھی جلسہ میں شامل تھے۔ اور تقریر کے بعد اس نوعمر احمدی نے اظہار حمد باری کیا اور کہا۔

"ہم اخویم اگسٹو کے مشکور ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ہمیں احمدیت کا پیغام پہونچا۔ اور ہم نے مسیح موعود کو قبول کیا۔ اگر احمدیت نائجیریا میں نہ جاتی۔ تو نوجوان مسلمانوں کی ایک جماعت جنمیں سے ایک میں بھی تھا مسیحی ہونے کو تیار تھی۔"

ایک اور نو مسلم

مسٹر ولیم آرتھر جو نائجیریا کے رہنے والے اور عرصہ دراز سے مسیحی تھے۔ مسٹر عزیز براؤن سکرٹری یونائیٹڈ اخوان برادرہوڈ کے توسط سے دار الدعوۃ احمدیہ میں آئے۔ اور مبلغین کی تقریریں سنیں مبلغین کے علاوہ مسٹر محمد سلمان فیتھ اور فاطمہ کیتھلن نے بھی انہیں اسلام کی طرف بلایا۔ شکوک رفع ہو جانے اور

ایک ہفتہ مزید غور کرنے کے بعد مسٹر موصوف نے انشراح صدر سے اسلام قبول کیا۔ اور ولیم آرتھر سے ولی اللہ بنگیا ہے۔ اللہ تعالےٰ استقامت بخشے ؛

مقدس بچہ لینے سے انکار

Children Home

چلڈرن ہوم "بچوں کے گھر" واقعہ بیتام کو "Lloyd square" لائڈ سکیر کنونٹ کی مادر و خواہر یعنی رومن کیتھولک ننوں کی طرف سے "مقدس بچہ" کا بُت بطور تحفہ دیا گیا۔ مگر ہارن بورو ٹاؤن گارڈین کی کونسل نے کثرت رائے سے مذہبی اعتراضات کی بناء پر اس "مقدس بچہ" کو لینے سے انکار کر دیا۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ "یہ مقدس بچہ" کون ہے۔ جس کا بُت بنایا گیا ہے۔ یہ مقدس بچہ مسیح ابن مریم بنی اسرائیل کا ایک رسُول ہے۔ جسے رومن کیتھولک ظاہری اور باطنی بُت بنا کر پُوجتے ہیں۔ مگر پروٹسٹنٹ گو ظاہر سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن باطن میں پُوجتے ہیں۔ خدا کرے کہ اس پُوجا کا بالکل ہی خاتمہ ہو جائے۔ اور مقدس بچہ کو اس کی اصل جگہ دکھلا دی جائے۔ جو قرآن کے "مہد" کا عیسیٰ اصل میں ہے ؛

"دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ"

(از محمد احمد صاحب احمدی مظفر۔ بی۔ اے۔ انٹریہ کپورتھلہ)

زمینداریِ جفا پیشہ نے اب پھر رنگ بدلا ہے۔
ہوئی ہے تازہ اس کے دم سے پھر رسم دل آزاری
تقاضا آدم و ابلیس کا روز ازل سے ہے
کہ وہ خاک سر افگندہ ہے اور یہ سرکش ناری
وہ اپنی شان استہزا سے ہم کو کیا نہیں کہتے
مگر ہم کر رہے ہیں ان کی کیا کیا ناز برداری
سلامت خوئے بد ہے گر بہانوں کی کمی کیا ہے
کرینگے آگے آگے دیکھنا کیا کیا گُہر باری
مرض ہے عود کر آیا وہ دوڑے کاٹنے کو پھر
لگے پھر پیٹنے دفلی اور منہ پر کف ہوئی جاری
"دہان سگ بہ لقمہ دوختہ" ہے فرمن انسانی
عناں گیرِ قلم رہتا ہے گرچہ پاس خود داری
سوائے ہزل گوئی کے نہیں کچھ بھی ہے بن آتا
ہمارے سامنے ان کی حقیقت کھل گئی ساری
ہمیں معلوم ہے۔ ان کے قلم میں کشش جتنی
حقائق سے ہے بیگانہ رموز علم سے عاری
سُبّ و دُشنام شاید ان کی گُھٹی میں پڑی ہوگی
رگ و ریشہ میں جو رہتی ہے دائم جاری و ساری
اِسی کے ہم سے خواہاں ہیں مگر از مانے آید
مبارک ہو انہیں کو حشر تک انکی نکوکاری
بھرا ہو دیگ میں جو کچھ وہی چمچے میں آتا ہے
جو دل میں گند ہے ان کے زباں پر ہے وہی جاری
تعجب کیا جو آئے وجد میں رُوح زٹلی بھی
کہیں سن پائے گر ان سے سرود فحش گفتاری
جسے تہذیب کہتے ہیں وہاں نایاب ہے وہ شے
متاعِ ہزل و سوقیت کی گو ہے گرم بازاری
یہی ہے مدعا ان کا یہی ہے منتہا ان کا
کمالیت کا ان کی کون ہے جو ہو نہ اقراری
مگر اس جنس لغویت سے ہم اعراض کرتے ہیں
نہیں ممکن کہ ایسوں سے کبھی رکھیں روا داری
یہ روبہ بازیاں کب تک یہ حیلہ سازیاں کب تک
چلیگی تا کجے آخر یہ مکاری یہ عیاری
اگر ہو زعم میدان شرافت میں اُتر آئیں
دکھائیں پھر سمندِ ناز کی تیزی و طراری

تہیہ اور تہور مضحکہ انگیز تھا ان کا
بنائے احمدیت کے گرانے کی تھی تیاری
زمانے کا تھا کیا برتاؤ کچھ عرصہ نہیں گذرا
کہ رہتا تھا ہمیشہ تم کو شغل گریہ و زاری
وظیفہ خواری شاہ دکن کہتے تھے پھر تم
وظیفہ بند ہے اب رہگئی باقی فقط خواری
سمجھتے آپ تو اصلاح کے سامان انہیں تھے
نہیں تھکتے ہیں کس پہ اب بھی عادت ہے پھر جاری
اگر ہو آزماتے آزمودہ کو تو بسم اللہ
تمہارے ہاتھ میں دانستہ مشغول تبہ کاری
ذرا استاؤ دم لو دیکھ لینگے دیکھنے والے
تمہیں شکل میں ڈالیگی تمہاری سہل انگاری

یہ خنجر شہید ناز ہے المنۃ للہ
قبائے عشق پر ہوتی ہے کیا کیا اسی گلکاری
ٹپک وستی وہ اپنی آزمالیں میری گردن پر
کہ یاں ملتی ہے ہاتھوں ہاتھ پاداش ستمگاری
تعالے اللہ تیغ جانسکن "اِنّی مُہِینٌ" کی
ٹلی رہتی ہے سر پر گر ہو مجرم کوئی سرکاری
یہ ہے وہ تیغ جو ہر دار جس کی اک جھلک سے ہو
فضائے دو جہاں میں ہر طرف اک زلزلہ طاری
مگر رحمت غضب پر رہتی ہے غالب ہمیشہ سے
کہیں ہے شان ستاری۔ کہیں ہے شان جباری
اہانت کو عدو کی ہے خدا کافی مگر مظہر
بیانِ درد سے مقصود ہے حال دل افگاری

فریضۂ زکوٰۃ

زکوٰۃ کے مسائل کے متعلق یہ امر خصوصیت سے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم اور حدیث کی رُو سے ضروری ہے۔ کہ جب امام وقت موجود ہو تو اسی کے پاس زکوٰۃ ادا کی جائے۔ یہ کام امام وقت کا ہے کہ زکوٰۃ اغنیاء وصول کر کے محتاجوں پر اور اشاعت اسلام پر صرف کیجئے بعض جو دوست زکوٰۃ کا روپیہ اپنے طور پر صرف کرتے ہیں۔ ان کو آیندہ احتیاط لازم ہے۔ زکوٰۃ کا روپیہ تمام و کمال قادیان حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے نام یا ناظر بیت المال کے نام بھیجنا چاہیئے۔

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور تمام صاحب نصاب مسلمانوں پر ادائیگی زکوٰۃ فرض ہے ہر جگہ زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام نہایت چُست اور باقاعدہ ہونا چاہیئے۔

زکوٰۃ کے تقریباً جملہ ضروری مسائل طیار ہیں۔ جس دوست کو ضرورت ہو دفتر ناظر بیت المال سے طلب فرمائے۔ نیز مطبوعہ فارم بھی تیار ہیں۔ جن کے مطابق زکوٰۃ دہندگان احباب کی فہرست تیار کی جائے۔ یہ فارم تمام انجمنوں میں بھیجے جا رہے ہیں۔ جن دوستوں کو درکار ہوں وہ زکوٰۃ فارم جلد منگالیں۔ والسلام۔ نیاز مند ناظر بیت المال قادیان ؛

احمدیہ مسجد لنڈن
اور
احمدی بہنیں

۱۷ر جون کی رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا۔ کہ مسجد لنڈن بن رہی ہے۔ اور ربع کے قریب تیار ہو گئی ہے اس وقت مسجد میں عورتوں اور مردوں کا بڑا ہجوم ہے۔ عورتیں کہہ رہی ہیں۔ چپ کرو۔ بادشاہ کی سواری آرہی ہے۔ جب سب عورتیں چپ ہو گئیں۔ تو بادشاہ کی سواری آتی ہوئی نظر آئی۔ پہلے مسجد میں اندھیرا تھا۔ مگر جب بادشاہ کی سواری آئی۔ تو ساتھ ہی روشنی بھی ہوئی۔ وہ روشنی کچھ ایسی تھی۔ کہ سب جگہ روشن ہو گئی مَیں نے آگے بڑھ کر دیکھا۔ تو صرف دو آدمی نظر آئے مَیں ذرا اور آگے گئی۔ تو دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود ہیں۔ اور دوسرے مولوی نورالدین صاحب۔ حضرت صاحب تو ایک نہایت ہی خوبصورت گھوڑے پر سوار ہیں۔ اور مولوی نورالدین صاحب گھوڑے کی رکاب کے پاس کھڑے کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ عاجزہ نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔ مَیں ان کے گھوڑے کے بالکل پاس کھڑی تھی۔ گھوڑا اس قدر خوبصورت تھا۔ کہ قلم بیان نہیں کر سکتی۔ جس دن کی میں احمدی ہوئی ہوں۔ ۱۷ر جون کی شب کو حضرت صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ اب مَیں احمدی بہنوں کے سامنے وہ بات پیش کرنا چاہتی ہوں۔ جس کی وجہ سے یہ چند سطریں لکھی ہیں۔ اور وہ بات یہ ہے کہ مردوں نے تو دل کھول کھول کر مسجد لنڈن میں چندہ دیا۔ مگر عورتوں نے اس میں زیادہ توجہ نہیں کی۔ کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ اگر مردوں نے چندہ دیدیا تو ہم نے بھی دیدیا۔ مگر عورتیں اگر قادیان شریف والی عورتوں سے سبق لیتیں۔ تو کبھی دوسری دفعہ چندے کے لئے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ جس طرح قادیان شریف والی عورتوں نے اپنے گہنے اتار اتار کر دیدیئے۔ اور کچھ پروا نہ کی۔ عورتوں کو سب سے پیاری چیز گہنا ہوتا ہے۔ سو وہی انہوں نے خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ سو احمدی بہنو۔ ابھی وقت ہے۔ اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لئے آگے ہاتھ بڑھاؤ۔ اور جو کچھ بھی ہو سکے۔ راہ مولا میں دیدو خدا تعالیٰ میری احمدی بہنوں کو اور عاجزہ کو اس پر عمل کرنیکی توفیق دے۔

خاکسار رقیہ بیگم احمدی

میڈیکل سکول و کالج میں داخل ہونیوالے طلباء توجہ کریں

جو طلباء میڈیکل سکول یا کالج میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ فوراً ۳۔ کے ٹکٹ بھیجکر پرنسپل میڈیکل کالج لاہور سے سکول یا کالج کا جسمیں داخل ہونا ہو۔ پراسپکٹس منگوالیں۔ اور پھر بموجب ہدایات مندرجہ پراسپکٹس اپنی اپنی درخواستیں بنام پرنسپل لکھ کر جلد اُمور عامہ میں بھیجدیں۔ اُمور عامہ اپنی سفارش کے ساتھ پرنسپل میڈیکل کالج کی خدمت میں بھیجدیگا۔

یہ بات نوٹ کرلیں کہ میڈیکل سکول میں داخل ہونیوالے طلباء کی درخواستیں ۱۵۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء تک اور میڈیکل کالج میں داخل ہونیوالوں کی یکم ستمبر ۱۹۲۰ء تک پرنسپل صاحب کی خدمت میں پہنچ جانی چاہئیں۔ مابعد کسی کی درخواست نہ لی جائیگی۔ اس لئے تاکید ہے۔ کہ فوراً پراسپکٹس منگوا کر اپنی اپنی درخواستیں جلد اُمور عامہ میں بھیجدیں۔ تا تاریخ معینہ سے قبل پرنسپل صاحب کی خدمت میں درخواستیں بھیجی جاسکیں۔ والسلام۔ ناظر اُمور عامہ۔ قادیان

اعلان

دفتر بہشتی مقبرہ میں مندرجہ ذیل کتب برائے فروخت موجود ہیں۔ جس کسی صاحب کو خریداری منظور ہو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان سے قیمت کی نسبت دریافت کر کے خریدلے۔ اگر تمام کتب ایک دفعہ خرید کرینگے تو انکے ساتھ قیمت میں بہت رعایت کی جاویگی۔ کتب یہ ہیں:۔

شرح الاصول الاکبر عربی ۱۲ عدد۔ جلاء الافہام عربی ۴۹ عدد
شرح حدیث النزول عربی ۷۸ عدد۔ اجتماع الجیوش عربی ۱۵۹ عدد

(افسر مقبرہ بہشتی)

قادیان میں قابل فروخت سکنی زمین

(۱) تالاب ہنود کے پاس والی زمین جس کا اشتہار الفضل میں نکلتا رہا ہے۔ اب ختم ہو چکی ہے۔ کم از کم اب وہاں بڑی سڑکوں کے اوپر کے ٹکڑے سب نکل چکے ہیں۔ گو اندرون محلہ کوچوں پر شاید کچھ گنجائش نکل سکے۔ نرخ پندرہ روپیہ فی مرلہ۔

(۲) محلہ دار الرحمت اور احمدیہ سٹور کے درمیان ابھی کافی جگہ قابل فروخت موجود ہے۔ اس کا نرخ قریب بعید کے لحاظ سے برلب سڑک کلاں تیس پچیس اور بیس روپیہ فی مرلہ اور اندرون محلہ کوچوں پر پچیس۔ بیس اور پندرہ روپیہ فی مرلہ۔

(۳) محلہ دار الرحمت میں اندرون محلہ زمین قابل فروخت موجود ہے۔ نرخ ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ۔

(۴) دار الفضل میں بھی اندرون محلہ زمین قابل فروخت موجود ہے۔ نرخ ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ۔

(۵) محلہ دار الفضل میں نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی کے سامنے برلب سڑک کلاں بھی زمین موجود ہے۔ یہ دس کنال کا کھیت ہے۔ جو بغیر راستہ چھوڑنے کے اکٹھا فروخت ہوگا اور اسی واسطے اس کی قیمت نسبتاً کم ہے۔ یعنی دس روپیہ فی مرلہ۔

نوٹ:- جو اصحاب زمین خریدنا چاہیں وہ قیمت فوراً بھجوا دیں۔ بعض اوقات انتظار میں موقع نکل جاتا ہے۔ اگر بعد میں ملاحظہ پر جگہ پسند خاطر نہ نکلے۔ تو قیمت واپس لی جا سکتی ہے مگر ایک دفعہ جگہ دیکھ لینے کے بعد سودا فسخ نہیں ہو سکیگا۔

ایک مرلہ پندرہ فٹ چوڑا اور پندرہ فٹ لمبا یعنی ۲۲۵ مربع فٹ ہوتا ہے۔ اور ایک کنال بیس مرلے کا ہوتا ہے۔ اور ایک بیگھہ چار کنال کا ہوتا ہے۔ اور ایک گھماؤں دو بیگھہ کا ہوتا ہے۔ ایک عام اوسط درجہ مکان کیواسطے ایک کنال کافی زمین سمجھی جاتی ہے۔ مگر بڑے مکان کے لئے دو کنال سے کم نہ چاہیئے۔ اور جن اصحاب نے کھلا مکان بنانا ہو۔ اور ساتھ کچھ باغ وغیرہ بھی لگانے کا ارادہ ہو۔ تو کم سے کم ایک بیگھہ بلکہ ایک گھماؤں ضروری ہے۔

خاکسار
مرزا بشیر احمد قادیان دار الامان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ
جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی متعینہ میڈیکل کالج لکھنو

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید حضرۃ خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور سے تعریف فرمائی ہے۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔

مجلد للعہ۔ غیر مجلد للعر۔ محصولڈاک ۴؍ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ کی جائیگی۔

المشتہر:- سید عبد المجید۔ محلہ زہری لکھنو

احباب سوداگران چرم توجہ فرماویں

خاکسار پونے دو سال سے یہاں چرم کا کام کرتا ہے آپ میری معرفت احمد آباد سے کھال۔ بیشہ۔ چمڑہ خام حلالی اور مرداری۔ سینگ۔ ہڈی وغیرہ منگایا کریں ایمانداری سے واجبی کمیشن پر انشاء اللہ مال خرید کر روانہ کرونگا مجھے نہایت ہی شدید استلا پیش آیا ہے۔ برادران کچھ کام خریداری مال کا مرحمت فرماکر اپنی امداد آپ کریں گے۔ آج کل کھال۔ بیشہ۔ چمڑہ بہت عمدہ ارزاں فروخت ہوتا ہے۔

خاکسار محمد عمر الدین احمدی پنجابی محلہ مرزا پور احمد آباد شہر

پیتل کے بلا کمانیدار سروتے

پانی پت کا سروتہ بوجہ اپنی خوبصورتی کے عرصہ سے مشہور چلا آرہا ہے۔ اس میں دھار کا لوہا نہایت پختہ اور چمکدار لگایا جاتا ہے۔ اور خاص کر اپنی قطع و وضع و نقش و نگاری کے لحاظ سے تو شریف گھرانوں کے لئے ایک نہایت ہی عجیب اور کار آمد تحفہ بن گیا ہے۔ زیادہ تعریف لاحاصل ہے۔ خود منگا کر دیکھو۔ اوروں کو دکھاؤ۔ سروتہ نمبر ۱ عہ سروتہ نمبر ۲ عہ۔ سروتی نمبر ۱ عمر سروتی نمبر ۲ - ۱۲ علاوہ محصولڈاک

شیخ محمد محی الدین مینیجر سروتہ فیکٹری شہر پانی پت

معجزۂ قرآن

اس رسالہ پر ایڈیٹر صاحب الفضل کے علاوہ مختلف فرقہائے اسلامیہ کے قریباً دو درجن ایڈیٹروں نے پرزور ریویو کئے ہیں اس رسالہ میں موجودہ و مروجہ قانون میراث مسلمانان کو غلط و بے اصل ثابت کرکے کلام پاک سے ایک صحیح اور با اصول طریقہ تقسیم میراث پیش کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۔؍

ہیر آئل

اس خوشبودار تیل کے استعمال سے بال لمبے گھنے اور ملائم ہوجاتے ہیں۔ جہاں بال نہ اگتے ہوں۔ اگنے لگتے ہیں اور بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ شرفاء و رؤسا سب نے اسے بیحد پسند کیا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ محصول ۴؍

سرمہ نور نظر

جملہ امراض چشم کا واحد حکمی علاج ہے بصارت چشم کو بیحد بڑھاتا کمزور بینائی کے لوگ اور دماغی محنت کرنیوالوں کے لئے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ دو آنہ۔ محصول ۴؍

مینیجر اعجاز القرآن حکیم روڈ امرتسر پنجاب

فاروق کی قیمت میں خاص رعایت

۳۱ جولائی تک آخری موقعہ

ایکسو غیر مستطیع اصحاب کے لئے یہ رعایت کی جاتی ہے کہ جو احباب اخبار فاروق کی خریداری کے لئے ۳۱ جولائی تک درخواستیں کریں انکو بجائے چار روپیہ سالانہ کے عسہ سالانہ پر سال بھر تک فاروق دیا جائیگا۔ یہ اخبار خلافت ثانیہ کے عہد کا سب سے پہلا اخبار ہے جسمیں مخالفین سلسلہ و دشمنان اسلام کے اعتراضات کے جوابات اور دیگر مفید مضامین اور اخبارات ہوتے ہیں جو ہفتہ وار ہر جمعرات کو ۱۲ صفحہ عمدہ رنگدار کاغذ پر شایع ہوتا ہے اس کا اصلی چندہ چار روپیہ سالانہ ہے جو ایکسو خریداروں کو جنکی درخواستیں ۳۱ جولائی تک وصول ہونگی صرف عسہ سالانہ پر دیا جائیگا بشرطیکہ درخواست کے ساتھ عسہ پیشگی ادا کریں یا وی پی کی اجازت دیں۔ شائقین اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ ایسا نہ ہو کہ سو کی تعداد پوری ہو جائے پھر آپکی درخواست پہنچے۔ پتہ ذیل پر درخواست ارسال فرمائیں۔ مینیجر فاروق قادیان گورداسپور

ممالکِ غیر کی خبریں

وزارت قسطنطنیہ کا استعفاء لنڈن - ۲۰ر جولائی قسطنطنیہ کی مجلس وزارت نے استعفا دے دیا ہے۔

جنگ شام و فرانس لنڈن ۲۱ر جولائی معتبر فرانسیسی ذرائع سے تار موصول ہوا ہے۔ کہ فیصل شاہ شام اور فرانس کے درمیان ۱۹ر جولائی سے حالت جنگ قائم ہے۔ وجہ جنگ یہ ہے۔ کہ فرانس نے کوشش کی تھی کہ ریاق کے رستہ ریل کی جو لائن بیروت سے حلب کی طرف جاتی ہے۔ اسپر فرانسیسیوں کا قبضہ ہو جائے۔ ریاق چونکہ شاہ فیصل کے علاقے میں واقع ہے۔ اس لئے شاہ موصوف رضامند نہ ہوئے۔ اس ریلوے لائن پر فرانسیسی قبضہ اسلئے ضروری تھا۔ کہ مشرقی سلیشیا میں ان فرانسیسی افواج کے لئے باربرداری اور نقل و حرکت کے وسائل برقرار رکھے جائیں۔ جو مصطفےٰ کمال پاشا کی فوجی کارروائیوں کے باعث خطرے میں گھری ہوئی ہیں۔

عراق عرب کو ہندوستانی کمک کی روانگی لنڈن - ۲۰ر جولائی۔ دار العوام میں مسٹر لیبرٹ کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ہندوستان سے عراق عرب میں مزید کمک بھیجنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

جنرل ڈائر کے معاملہ کے متعلق دار الامراء میں بحث لنڈن ۱۹ر جولائی - دار الامراء میں آج ممبر و اور لارڈوں کی بیویاں بھی کثرت سے موجود تھیں۔ لارڈ فنلے نے یہ تحریک پیش کی کہ جرنیل ڈائر کا مقدمہ بہت بری طرح سے چلایا گیا ہے اور اسکے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے۔ نیز اس سے ایک ایسی بری مثال قائم ہوئی۔ کہ بغاوت کی موجودگی میں امن کو بحال کرنا خطرناک ہو جائیگا۔ اور کہا کہ جرنیل ڈائر امرتسر میں مجمع پر بلا اطلاع گولی چلانے میں حق بجانب تھا۔ اس کے جواب میں لارڈ سنہا نے کہا کہ جرنیل ڈائر کے فعل نے پنجاب کو نہیں بچایا۔ اور اگر ہم اسکو صحیح بھی مان لیں تو مجھے توقع ہے کہ ارکان ایوان اس امر کو جائز تسلیم نہیں کرینگے۔ کہ حصول غرض کے لئے جو وسائل اختیار کئے جائیں۔ وہ حق بجانب ہوتے ہیں۔

آخر میں لارڈ سنہا نے اپنے اہل وطن سے استدعا کی کہ وہ خاموش مقابلہ یا اسی قسم کی نقصان رساں تحریکوں سے جنکو عدم تعاون کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور جن کے علم بردار گاندھی ہیں۔ الگ ہو جائیں۔ کیونکہ اس سے تباہ کن نتائج برآمد ہونگے۔ ذی فہم ہندوستانیوں کا بیشتر حصہ پہلے ہی اس تحریک سے الگ ہے۔ لارڈ فنلے کی تحریک ۱۲۹ موافق اور ۸۶ مخالف رایوں سے منظور ہوئی۔

شرائط متعلقہ ترکی میں ترمیم کرنے سے انکار لنڈن ۱۷ر جولائی۔ اتحادیوں نے ترکی کی شرائط صلح میں ترمیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ترکی پر الزام اتحادیوں نے اپنے جواب میں ترکی پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ جنگ میں اسکے شریک ہونے سے جنگ کی میعاد میں کم از کم دو سال کا اضافہ ہو گیا۔ جس سے اتحادیوں کے لاکھوں آدمی مارے گئے۔ اربوں پونڈ خرچ ہو گئے۔

ترکی دوسری قوموں پر حکومت کرنے قابل نہیں بلغاریہ مقدونیہ اور آرمینیا میں ترکوں کے مظالم کا حوالہ دینے کے بعد جواب میں لکھا ہے۔ کہ اب دوسری قوموں پر ترکوں کی حکومت کا خاتمہ ہو جانا چاہیئے۔

ترکوں کو یورپ سے نکال دیا جائیگا اخیر میں لکھا ہے کہ اگر ترکی شرائط صلح پر دستخط کرنے سے انکار کریگا۔ یا اناطولیہ میں اپنی حکومت کو دوبارہ قائم نہیں کر سکیگا۔ تو ممکن ہے۔ کہ اتحادی قسطنطنیہ کے متعلق اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے مجبور ہوں۔ اور ترکوں کو ہمیشہ کے لئے یورپ سے نکال دیا جائیگا۔ ترکوں کو ۲۷ر جولائی تک وقت دیا گیا ہے۔

دوبارہ جنگ چھڑنے کا خطرہ قسطنطنیہ کا تار ہے کہ وزیر اعظم ترکی نے اپنی مجلس وزراء کو بتایا ہے۔ کہ شرائط صلح میں ترمیم ہونے کی امید قوم پرست ترکوں کی مخالفانہ کارروائی سے جاتی رہی ہے اگر ترکی نے دستخط نہ کئے تو ممکن ہے۔ دوبارہ جنگ چھڑ جائے۔

مصطفےٰ کمال پاشا کی فوج کو شکست قسطنطنیہ - ۱۸ر جولائی خنیبرہ میں گورکھا فوج نے مصطفےٰ کمال پاشا کے ساتھیوں کی ایک پناہ پر حملہ کیا۔ کمال پاشا کے بیس سے زیادہ آدمی مارے گئے۔ اور ساٹھ گرفتار ہوئے۔ ایک سو پچاس بندوقیں بھی انگریزی فوج کے ہاتھ آئیں۔ انگریزی فوج میں سے صرف ایک برٹش افسر زخمی ہوا۔

قیصر کے سب سے چھوٹے لڑکے کی خودکشی برلن - ۱۸ر جولائی قیصر کے سب سے چھوٹے لڑکے نے بندوق مار کر خودکشی کر لی۔ وہ سخت دماغی پریشانی میں مبتلا تھا۔

پولینڈ خود صلح کی درخواست کرے لنڈن - ۱۸ر جولائی۔ بولشویکوں نے پولینڈ کے متعلق برطانیہ کو جواب دیا ہے۔ کہ وہ عارضی صلح کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ پولینڈ خود درخواست کرے کیونکہ بولشویک یہ تسلیم نہیں کرتے۔ کہ پولینڈ اور روس کی جنگ میں کسی دوسری قوم کو مداخلت کرنے کا حق ہے۔

چین میں خانہ جنگی انفو پارٹی کی فوج کو شکست پیکن ۱۷ر جولائی سے خبر ہے۔ کہ ۱۴ر جولائی کو انفو پارٹی کی فوج نے نیولین کے جنوب میں جنرل وو پی فو کی فوج پر حملہ کیا۔ لیکن ۶۰۰ کا نقصان جان اٹھا کر شکست کھائی۔ آج پھر لڑائی شروع ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انفو پارٹی کی دو رجمنٹیں جنرل وو پی کے ساتھ مل گئی ہیں۔

ارمنی فوج کا قبضہ الٹی پر لنڈن - ۱۴ر جولائی - لنڈن کے ارمنی محکمہ کا بیان ہے کہ ارمنی فوج نے الٹی کے قصبہ پر جو ارض روم سے ۴۵ میل جانب شمال مشرق واقع ہے۔ قبضہ کر لیا ہے۔

ترکی کمانڈر کی نافرمانی ترکی قوم پسندوں کی فوج بڑی بے ترتیبی سے ارض روم کی طرف پسپا ہو گئی ہے۔ جہاں چھ ہزار فاقہ زدہ اور بے سامان ترکی فوج پڑی ہے۔ مصطفےٰ کمال پاشا نے اس فوج کے کمانڈر کو یونانی حملے کے مقابلے کیلئے اپنی فوج جانب مغرب بڑھانے کا حکم دیا تھا لیکن کمانڈر مذکور اس

[یہ اہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا]